تنبیہ الغافلین فی تکفیر المرتدین

چلمن بردار

مصنف

خلیفۂ مفتی اعظم ہند

مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی

منجانب

بزم اعلیٰحضرت امام احمد رضا

مرکزی دفتر: مکتبہ رضا CA-17 الفلاح [illegible] شاہ فیصل کالونی کراچی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم الله الرحمن الرحیم Oالحمد لله الذی انزل القرآن Oوھدانا بہ الی عقاید الایمان Oواظھر ھذا الدین القو یم علی سائر الادیان Oوالصلٰوۃ والسلام اتمان Oفی کل حین واٰن Oعلی سید ولدعدنان Oعسید الانس والجان Oالذی جعلہ اللہ تعالیٰ مطلعا علی فعلم مایکون وماکان Oوعلی الہ وصحبہ و انبہ وحزبہ و من تبعھم باحسان Oوجعلنا منھم یا رحمن یا منان O

اما بعد:

اے عزیز جان کہ فلاح ونجات کا مدار ایمان اور اسلام پر ہے اللہ کریم و ستار فرماتا ہے : ان لدین عند اللہ الاسلام O(پارہ، ۳۔ال عمر ان۔ آیت ۱۹)"بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے" اور اس کے سوا تمام ادیان باطل موجب خسران ہیں اللہ رحمٰن غفار فرماتا ہے : ومن ینتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ و ھو فی الاخرۃ من الخسران Oترجمہ "اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس

سے قبول نہ کیا جایے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے" تو دین اسلام کو حق جاننا اور جو کچھ محمد مصطفیٰ ﷺ لایے اس کو سچا ماننا ہی ایمان ہے اللہ علیم وخبیر فرماتا ہے: وما یجحد بایتنا الا الکفرون O (پ ۲۱، العنکبوت۔ آیت ۴۷) "اور ہماری آیتوں سے منکر نہیں ہوئے مگر کافر"۔ بیشک محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کا حکم سنانے والے، اللہ کی راہ دکھانے والے، اور اللہ تعالیٰ سے ملانے ولاے ہیں۔ پس حضور ﷺ کو سچا جننا ہی ایمان ہے اور "ایمان" تصدیق قلبی ہے کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جنکو حضور ﷺ نے دین کیلیۓ ضروری فرمایا اسی لئے انکو "ضروریات دین" کہتے ہیں: مثلاً اللہ کے بارے میں یہ یقین رکھنا کہ اللہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں، نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں، نہ اسماء میں وحدہ لا شریک ہے، واجب الوجود ہے یعنی اسکا وجود ضروری اور عدم محام۔ ازلی، ابدی، باقی، قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، وہی عبادت کا مستحق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ جس طرح اسکی ذات ازلی وقدیم اسی طرح اسکی تمام صفات

بھی ازلی وقدیم ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

نیز انبیاء کرام علیم الصلوۃ والسلام کی نبوت، جنت ونار، حشر ونشر اور یہ اعتقاد کہ حضور ﷺ خاتم النبین ہیں، حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا، وغیرہ تمام امور جو ضروریاتِ دین سے ہیں انہیں حق جاننا مؤمن ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اللہ حنان منان مؤمنون کو بشارت دیتا ہے۔

وبشر الذین امنوا وعملوا الصلحت ان لھم جنت تجری من تحتھا الانھار. کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا ولھم فیھا ازواج مطھرۃ وھم فیھا خلدون ٥ (پ ا سورہ بقرہ۔ آیت ٢٥)

ترجمہ: ”اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ان کیلئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا صورت دیکھ کر کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے جو

ہمیں پہلے ملا تھا اور وہ صورت میں ملتا جلتا انہیں دیا گیا اور ان کیلئے باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔"

اور جو ان باتوں کو سچا نہیں جانتا اور تصدیق نہیں کرتا یا ضروریات دین میں سے کسی ایک ضروری دینکا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے ایسوں کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ان الذین کفروا لن تغنی عنھم اموالھم ولااولادھم من اللہ شیئا و اولئک اصحٰب النار ھم فیھا خٰلدون O (پ،۴۔ال عمران۔آیت ۱۱۲)

ترجمہ: "وہ جو کافر ہوئے ان کے مال اور اولاد ان کو اللہ سے کچھ نہ بچالیں گے اور وہ جہنمی ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا"

معلوم ہوا کہ کافر کا عمل اور مال و اولاد کچھ کام نہ دیگا۔

الحاصل کلام

اسلام کی ضد کفر اور مسلمان کی ضد کافر ہے جیسے اکسیر و تریاق کی ضد تیزاب و سنکھیا ہے، پس اسلام بمنزلہ اکسیر و تریاق ہے کیسا ہی سخت

WWW.NAFSEISLAM.COM

کافر ہو اگر سچے دل سے اسلام کی حقانیت کی تصدیق کرے اس کے پچھلے تمام کفریات و گناہ مٹ جائیں گے اور وہ ایسا پاک ہو جائے گا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اسی طرح کفر مثل زہر کے ہے کہ کیا ہی عمدہ قیمتی کھانا (ماکولات)، شربت (مشروبات) ہو اگر اس میں زہر شامل کر دیا جائے تو تمام کھانا اور شربت زہر ہو جائیگا اور جو بھی اسکو کھائے گا ہلاک ہو جائے گا ۔بعینہٖ اسی طرح کافر کہ کیسا ہی نیک عبادت گزار اور صالح انسان ہو اگر وہ مؤمن نہیں یا اس نے کفر کیا اس کے تمام اعمال تباہ و برباد ہو جائیں گے، اسے کچھ کام نہ دیں گے اللہ جلیل و جبار فرماتا ہے:

ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین O (پ۶، المائدہ۔آیت ۵)

ترجمہ: "اور جو مسلمان، کافر ہو اسکا کیا دھر سب اکارت گیا وہ آخرت میں زیاں کار ہے"

معلوم ہوا کہ کفر تمام اعمال صالحہ کو برباد کر دیتا ہے اور مسلمان کے اعمال عند اللہ مقبول اور ماجور ہیں اللہ وہاب و کریم فرماتا ہے:

WWW.NAFSEISLAM.COM

وان الله لایضیع الاجرالمؤمنین :اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا"

مؤمن کا حق

مسلمان آپس میں بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

انماالمؤمنین اخوۃO(پ،۲۶۔ حجرات،آیت ۱۰)

ترجمہ :"مسلمان مسلمان بھائی ہیں"

حدیث شریف میں ہے :

الله فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیه۔

ترجمہ :"اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جبتک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے"

WWW.NAFSEISLAM.COM

رواه مسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجه و الحاکم عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه۔

اور فرماتے ہیں سرکار دوعالم ﷺ :من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجة ومن فرج من مسلم کربة فرج الله منه بها

كربة من كرب يوم القيمة۔

ترجمہ : ”جو اپنے بھائی مسلمان کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہو اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت دور فرمائے“

رواه الشيخان و ابوداؤد عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما۔

اے عزیز! کسی مسلمان بھائی کو مضر اور مہلک اشیاء سے خبردار کردینا انکو مضرت اور ھلاکت سے بچالینا کیسی اھم حاجت روائی ہے۔ نیز طبرانی، معجم کبیر، معجم اوسط، میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور پرنور شافع یوم النشور علیہ ﷺ فرماتے ہیں:

ان احب الاعمال الى الله تعالىٰ بعد الفرائض ادخال السرور على المسلمَ

ترجمہ: بیشک اللہ تعالی کے نزدیک فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ پسندیدہ مؤمن کا خوش کرنا ہے“

WWW.NAFSEISLAM.COM

تو اے برادر! کسی مسلمان کو ہلاکت سے بچانا اسکو خوش کرنا اللہ کو محبوب نہ ہوگا اور "ہلاکتِ جان" سے بڑھ کر بہت سخت اور اھم "ہلاکت ایمان" ہے۔ حضور اکرم سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ۔

ترجمہ: "تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کوئی نفع پہنچائے تو لازم و مناسب ہے کہ پہنچائے"

ان احادیث پاک سے اپنے بھائی مسلمان کی حاجت روائی اور اسکو خوش کرنا، فائدہ پہنچانا عند اللہ محبوب و مطلوب ثابت ہوا، چنانچہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے بھائی مسلمان کے حقوق کی رعایت کرے اور انکی اعانت اور انکو فائدہ پہنچانے سے ان کی خوشی حاصل کرے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ایک محبوب قاعدہ

ہر ذی عقل انسان اپنی محبوب و مرغوب شئے کی حفاظت کرتا اور اسے ضائع ہونے سے بچاتا ہے مگر جب اس شئے کو ہلاکت سے ہمکنار دیکھتا اور

اس کے بچانے میں خود کو مجبور پاتا تو اپنی مرغوب اشیاء جو اس شئے سے ادنیٰ ہوں انکو قربان کر کے اسکو بچانے کی کوشش کرتا ہے یعنی ہر ادنیٰ شئے کو اعلیٰ شئے پر قربان کر دیتا ہے مثلاً ایک شخص جب بیمار ہو اور علاج ادویہ سے اس کی بیماری نہ جائے اور اس مریض کو کوئی طبیب حاذق یا ڈاکٹر فاضل آب و ہوا کی تبدیلی کیلئے ترک وطن کا مشورہ دے، اگرچہ مریض کو اپنا گھر اور وطن عزیز ہے مگر جان عزیز کو بچانے کیلئے وہ ان سب چیزوں کو خیرباد کہہ دیتا ہے اور تبدیلی آب و ہوا کیلئے مناسب جگہ چلا جاتا ہے معلوم ہوا کہ جان ایسی اہم و عزیز ہے کہ آدمی اس پر اپنی تمام متاع و مال قربان کر دیتا ہے، مگر مسلمان کیلئے ایک شئے اور بھی ایسی عزیز اور اہم ہے کہ جس پر وہ اپنی جان کی قربانی کو بھی ارزاں سمجھتا ہے وہ "ایمان" ہے کہ اسکو بچانے کیلئے مسلمان اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتا۔ معلوم ہوا کہ مسلمان کے نزدیک ایمان سب اشیاء سے زیادہ قیمتی اور محبوب و عزیز ہے۔

ایک مثال

آپ راہ میں کسی اندھے کو جاتے دیکھتے ہیں، راہ میں آگے ایک موٹی لکڑی پڑی ہے یا کوئی نالی بڑی ہے اگر آپ اس اندھے کو نہ بتلائیں یا اس لکڑی اور نالی سے نہ بچائیں تو اندھے کے گر جانے اور چوٹ لگ جانیکا اندیشہ ہے تو آپ کا خاموش رہنا اور نہ بتلانا جرم ہے اور آپ عند اللہ گنہگار۔

دوسری مثال

اندھا راستے سے گزر رہا ہے، اس راستے میں ایک گہری کھائی یا گڑھا ہے اگر آپ نہ بتائیں تو اندھا اس میں گر جائے گا اور ہاتھ پیر ٹوٹ جانیکا خطرہ، اب آپ کی خاموشی اور نہ بتانا جرم اور گناہ ہے مگر یہ اس پہلے گناہ سے بڑھ کر ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تیسری مثال

اندھا جا رہا ہے، راستے میں پاگل کتا یا بجلی کے تار ٹوٹ کر گر گئے اور تاروں میں بجلی کا کرنٹ موجود ہے، اگر آپ اسکو نہ بتائیں یا خاموش

رہیں تو وہ تاروں میں الجھ کر ہلاک ہو جائے، آپ کی خاموشی اور نہ بتانا جرم اور گناہ مگر یہ گناہ ان دونوں گناہوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہاں ہلاکت جان کا خطرہ ہے۔

ایک اور مثال

نمبر ۱۔ آپ کے بچے یا چھوٹے بہن جنکی تعلیم و تربیت آپ پر لازم، اگر آپ ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ نہ دیں اور ان کو صحیح تعلیم نہ دلائیں تو آپ مجرم اور گنہگار۔

نمبر ۲۔ آپ کے بچے یا بھائی بہن، نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، آپ ان کو تلقین یا تنبیہ نہ کریں تو آپ مجرم و گنہگار۔

نمبر ۳۔ آپ کے بچے یا بھائی بہن، بد کردار جوا کھیلنے والے یا چوری کرنے

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

والوں یاشراب پینے والوں کی صحبت میں رہیں توانکی صحبت سے بچانا انکو تنبیہ کرنا آپ پر لازم ، اگر آپ سکوت اختیار فرمائیں اور ان کو صحبت بد سے نہ بچائی تو آپ مجرم و گنہگار ہیں اور یہ جرم ان دونوں جرموں سے زیادہ قبیح و موجب خسران ہے کہ یہ بچوں کے اخلاق و کردار کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔

اے عزیز! جان کہ اخلاق و کردار کی تباہی اور ہلاکت اگرچہ سخت موجب نقصان ہے مگر ایمان اور اسلام کی تباہی اور ہلاکت اس سے بدرجہا زیادہ عظیم واعظم موجب خسران ہے۔

اے برادر! ہر مسلمان آپکا بھائی جو ناسمجھ بے علم ہو وہ مثل اندھے اور ناسمجھ وآل اولاد کے ہے ، اگر آپ ان کو اچھی اور بری بات میں فرق ،نیکوکاری اور بدکاری میں ، اسلام اور کفر میں مسلمان اور کافر میں امتیاز نہ کرائیں اور ان امور مذکور کی حدبندی کر کے نہ دکھائیں تو آپ کس درجہ کے مجرم اور گنہگار ہوں گے۔ مسلمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنہون عن المنکرO(پ،۴۔ سورۂ آل عمران :آیت ۱۱۰)

ترجمہ: ''تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں ، بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو''

پس بقدر استطاعت امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہر مسلمان پر لازم ہے اور اسلام کا حق ہوتا اور کفر کا باطل ہونا محتاج بیان نہیں۔ پس ہر انسان کے لئے اسلام مثل اکسیر و تریاق ہے اور کفر سنکھیا اور تیزاب ہے ہر انسان تھوڑی سمجھ رکھنے والا بھی ان کے افعال کے فرق کو اچھی طرح جانتا ہے، اکسیر و تریاق کو مرغوب و مطلوب رکھتا اور سنکھیا اور زہروں سے دور و نفور رہتا ہے اور جو دونوں میں فرق نہ کرے، دونوں کو ایک سا سمجھے اس سے بڑھ کر بد اندیش اور بے وقوف کون ہوگا؟ کیا آپ ایسے شخصکو اچھا جانیں گے، ذی علم اور سمجھدار کہیں گے؟ جو گلاب اور تیزاب دونوں کو ایک سا بتائے اور تیزاب کی مضرت لوگوں سے چھپائے ؟؟؟

اے عزیز! سوچ تو ذرا کہ تیزاب و سنکھیا سبب ہلاکت جان اور کفر و شرک سبب ہلاکت ایمان ہے پس جو لوگ کفر کو کفر نہ سمجھیں یا کافر کو کافر نہ جانیں وہ کس قدر سخت غلطی میں مبتلا ہیں۔

مسئلہ تکفیر

کسی مسلمان کے بارے میں کوئی غلط خیال قائم کرنا سخت گناہ اور ظلم عظیم ہے۔ مسلمانوں کے متعلق غلط فہمی اور بد گمانی کے لئے وعید شدید قرآن مجید میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یاایھاالذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولاتجسسواولا یغتب بعضکم بعضاایحب احد کم ان یاکل لحم اخیہ میتافکرھتموہ واتقوااللہ ان اللہ تواب الرحیم٥(پ٢٦۔الحجرات۔آیت ١٣)

ترجمہ "اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو، بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے، اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے یہ تو تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

جب محض گمان کے متعلق یہ فرمان باری تعالیٰ ہے تو بد گمانی پر کیا حکم ہوگا۔ پھر کسی مسلمان کو معاذ اللہ کافر کہنا کتنا بڑا ظلم ہوگا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

اذا قال الرجل لا خیہ یاکافرفقد باء بھا احدا ھما۔ترجمہ جب کوئی شخصاپنے بھائی مسلمان کو" اوکافر" کہے تو ان دونوں میں ایک کی رجوع اس طرف بے شک ہے۔

امام مالک واحد وبخاری وسلم وابوداؤدوترمذی،حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہماسے راوی ،واللفظ لمسلم۔

حضوراقدس ﷺ فرماتے ہیں :ایما امری قال لاخیہ کافر فقد باء بھااحدھما ان کان کماقال والارجعت علیہ۔

ترجمہ "یعنی جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلاضرور پڑے گی ،اگر جسے کہا وہ حقیقۃ کافر تھا تو خیر ،ورنہ یہ کلمہ کہنے والے پر پلٹے گا"

الغرض مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے یعنی اسلام کو کفر سمجھنا ہے ۔اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ تریاق کو زہر کہہ دیایاگلاب کو تیزاب بتادیا،اسی

طرح کافر کو مسلمان جاننا بھی کفر ہے گویا کفر کو اسلام کہنا، اس کی مثل ایسی ہی کہ زہر کو تریاق اور تیزاب کو گلاب کہنا ہے۔

تکفیر الکافرین

جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیئے اور بعض کہتے ہیں کہ علماء کرام لوگوں کو کافر بناتے ہیں یہ لوگ سخت غلط فہمی بعض میں مبتلا ہیں۔ در حقیقت کافر بنانا اور بات ہے کافر بتانا اور بات، علماء کرام کافر بنائے نہیں بلکہ کافر کو کافر بتائے ہیں۔

مثلاً غلام احمد قادیانی کہ اپنے کو مسلمان کہتا تھا، اس کے عقائد کفریہ سے عامۃ الناس ناواقف تھے جس کی وجہ سے اس کو مسلمان جانتے تھے۔ جب علماء کرام نے اس کے عقائد کا تجزیہ فرمایا اور تحقیق و تنقیح کے بعد ان عقائد کو کفر بتایا اور غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروں سب پر فتوائے کفر لگایا یہ علماء کرام عدالت شریعہ محمدیہ کے جج ہیں۔ (ﷺ) انہوں نے اس کا فیصلہ سنایا حتیٰ کہ تمام مسلمانوں نے اس کو کافر مان لیا۔

اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی قاتل جرم قتل میں یا ڈاکو، چور

، چوری کے الزام میں عدالت میں پیش کیا جائے اور عدالت پوری تحقیق اور تفتیش کے اور اس کے اعمال کا تجزیہ کرنے کے بعد، جب اس پر جرم ثابت ہو جاتا ہے تو اس کو قاتل یا ڈاکو، چور قرار دیتی ہے تو عدالت نے اس کو نہ تو قاتل بنایا، نہ ڈاکو اور چور بلکہ وہ حقیقۃ قاتل، ڈاکو اور چور ہی تھا۔ عدالت نے اس کی اصل حقیقت کو واضح کر دیا اور بتا دیا تاکہ عامۃ الناس اس سے خبردار ہو جائیں اور خود کو محفوظ رکھیں بعنیہ اسی طرح علماء دین و مفتیان شرع متین اسلامی عدالت شریعہ کے حاکم ہیں۔ انہوں نے کافروں اور منافقوں کے عقائد و کردار کا محاسبہ فرمایا، ان کے افکار کا جائزہ لیا اور ہر گوشہ کی علم و یقین کی روشنی میں پوری تحقیق فرمائی اور تحقیق و تنقیح کے بعد جس کو کافر و مرتد پایا، اس پر کفر و ارتداد کا حکم لگایا اور اللہ علیم و رحیم کا حکم نافذ فرمایا جیسا کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا: قل یاایھا الکفرون O یعنی "تم فرماؤ اے کافرو!" تاکہ عامۃ الناس ہوشیار ہو جائیں اور ان کے فتنہ و فساد سے بچیں اور انکو مسلمان سمجھ کر ان کے دام تزویر میں نہ پھنسیں اور اپنے دین و ایمان کو برباد نہ کریں۔

الحاصل کلام

تمام انبیاء مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری اور کتب سماویہ کے نزول کی غرض وغایت اور اصل مقصد ایمان اور کفر کی حدبندی اور امتیاز ہے۔ دونوں کے مفہوم محفوظ رکھ کر دونوں کے مفہوم کی مکمل حدبندی کرنا ہے اور یہی قانون الٰہی علماء کرام نے نافذ فرمایا اور مؤمنین کے ایمان کی گواہی پر مہر ثبت فرمادی اور کافروں کے کفر کو کھول کر بیان کر دیا۔ اگر اس حدبندی اور امتیاز کو قائم نہ رکھا تو بعثت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا مقصد ہی فوت ہو جائے۔

اکفار الملحدین، صفحہ ۲۰ پر ابو لمعالی سے نقل ہے:

اوخال الکافر فی الملۃ واخراج المؤمن عنھا عظیم فی الدین۔

ترجمہ: "کافر کو اسلام میں داخل کرنا اور مؤمن کو ملت سے نکالنا اسلام میں جرم عظیم ہے"

چنانچہ اعلحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہل سنت مولانا الشاہ

nafse islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ العزیز جن کو اللہ حفیظ ونصیر نے اس منصب جلیلہ کے لئے چن لیا اور ان کو وہ صلاحیت کاملہ ، فقاہتِ فاضلہ ، اور وراثتِ صادقہ ، بصارتِ تامہ عطا فرمائی ، جس کے ذریعے انھوں نے احقاق حق وابطالِ باطل کا اہم فریضہ احسن طور پر انجام دیا اور حق وباطل ، کفر واسلام کے درمیان ایسا فرق فارق قائم فرمایا کہ مسلمانوں نے حق وباطل کے فرق کو جان لیا۔ حق آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہو گیا اور کفر کی بھیانک اور خوفناک شکل ظاہر ہو گئی۔

اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں دین حق کی حمایت میں اپنی زندگی کو وقف کر دیا ہمیشہ حق کو اپنے سینے بے کینے سے لگائے رکھا اور اس کی حقانیت سے مسلمانوں کو روشناس کرایا وہاں کروڑوں مسلمانوں کے ایمان واسلام کی گواہی دی ، ان کے ایمان واسلام پر مہر تصدیق ثبت فرمائی ، دشمنان دین ، عدوئے مسلمین نے مسلمانوں پر جو الزام لعئیم وبہتان عظیم لگائے اور شرک وکفر کے گولے برسائے ان کا پوری قوت سے مقابلہ کیا ، اُن کے ہر حربے کا جواب دیا اور وہ ضرب کاری

لگائی کہ باطل دنیا کانپ اٹھی ،دشمنانِ دین کی صفوں میں کھلبلی مچ گئی بھگدڑ پڑ گئی ،نجدی تلبیس چیخ پڑی ،نجدیوں میں صفِ ماتم بچھ گئی ،ان کی امیدوں پر اوس پڑ گئی ،میدان چھوڑ کر بھاگے ،انگریزی سرکار فرنگی دربار ودربار میں جا کر پناہ لی ،المدد سرکار الغیاث فریاد کی دہائی دی ، کہیں گاندھی سے مدد طلب کی۔ مگر وہ ملت محمدی کا مجاہد ڈٹا رہا ،سپاہ محمدی کا بہادر کمانڈر ،محمدی کچھار کا شیر ناہر گرجتا رہا ،دشمنانِ دین کو للکارتا رہا ،عدوئے مسلمین کو اپنے مقابل بلاتا رہا ،ایمان واسلام کی دعوت دیتا رہا ،مناظرہ کے لیے چیلنج کرتا رہا ،لیکن کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ اس شیر ببر محمدی اسد کے مقابل آتا ،اپنا دین وایمان ثابت کرتا ،جب تک وہ میدان میں رہا کسی کو طاقت وجرات نہ ہو سکی ،اس کے سامنے ان کے پھیپھڑے کانپتے اور کلیجے لرزتے رہے۔

الحاصل کام تمام عمر اسلام اور مسلمان کی حمایت میں مصروف رہے ،ان کے کاموں میں مشغول رہتے ،دشمنانِ دین کے کافر ومشرک کہنے کا تمام مسلمانوں کو رنج وغم تھا ،الحمدللہ ان کو براہین قاطعہ ودلائل

WWW.NAFSEISLAM.COM

واضحہ سے مؤمن ثابت کر کے ان کے رنج والم کو دور کیا اور ان کی پوزیشن کو صاف کر کے ان کو خوش کیا، دوسری طرف ان دشمنانِ دین وعدوئے مسلمین کو جو مسلمانوں کے جائز بلکہ مستحسن اور مندوب اعمال مثلاً فاتحہ ونیاز، میلاد واعراس، زیارت قبور وسفر زیارات اور نداء واستعانت وغیرھا کی بناء پر ان کو کافر ومشرک بناتے، ان پر دلائل قائم فرمائے اور شریعت محمدیہ کے مطابق ان اعمال کو جائز ومستحسن ثابت کیا اور کرورہا مسلمانوں کی شرک جیسی گھنونی خباثت سے بری ٹھرایا اور ان دشمنان دین کے عقائد وافکار کا محاسبہ فرمایا، غایت تحقیق وتنقیح کے بعد جب ان کے عقائد کو عقائد کفریہ پایا، انکو رجوع کی طرف بلایا، توبہ کا مطالبہ فرمایا اسلام اور ایمان کی دعوت دعادی مگر ہٹ دھرم بداندیش لوگوں نے اس کی پرواہ نہ کی اور اپنی ضد پر قائم رہے، پھر بھی اس عدالت شریعہ کا فاضل جج ایک مدت مدید وعرصہ بعید تک اتمام حجت فرماتا رہا۔ صلح وسلامتی کی طرف بلاتا رہا، رجسٹری شدہ مکتوب روانہ فرماتا رہا، مگر وہ اپنی اس روش سے باز نہ آئے اور اپنے عقائد کفریہ کو اسلام ہی کہتے رہے، لاچار اتمام حجت کے بعد ان پر

WWW.NAFSEISLAM.COM

فتوائے کفر صادر فرمایا، ان کو ملت اسلامیہ سے خارج فرمایا۔ علمائے اعلام و مفتیان کرام نے ایسی تحقیق انیق و تدقیق دقیق کیسامنے اپنی گردنیں جھکادیں، آپ کو اپنا امام تسلیم کیا، موجودہ صدی کا مجدد مان لیا۔ آپ کے فتاویٰ کی تصدیق و تصویب فرمائی، یہاں تک کہ ہر باطل کذاب اور مفتری فتنہ پرداز کا منہ کالا ہو گیا، مسلم دنیا میں اجالا ہو گیا، اگر ان باطل پرست مفتریوں کو ملت اسلامیہ سے خارج نہ کیا جاتا اور مسلمان مان لیا جاتا تو اس کا مطلب یہ تھا کہ اس ٹولہ کے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں معاذ اللہ کافر و مشرک کہا جاتا، پھر یہ باطل پرست ٹولہ بھی کفر و شرک کی گولہ باری سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا بلکہ ان ہی میں بعض کے فتاویٰ شرک سے بعض مشرک اور عکس مین بعض کے فتاویٰ کفر سے بعض کافر ہو جائے، نتیجہ یہ نکلتا کہ پوری دنیا میں ایک مسلمان بھی نظر نہ آتا۔ لہذا اعلحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی فراست ایمانی اور درایت نورانی سے وہ عظیم کام سر انجام دیا کہ دودھ کا دودھ، پانی کا پانی ہو گیا۔

اسلام و کفر، حق و باطل کے درمیان وہ حد فاصل قائم فرمائی کہ

آج بھی اہل بصیرت اور منصف مزاج حضرات ان کے ممنون احسان ہیں اور انشاء اللہ العزیز رہتی دنیا تک رہے گی۔

واخردعوانا ان الحمدلله رب العلمين وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه ونور عرشه وزينته فرشه سيدنا ومولانا محمد واله واصحابه وبارك وسلم اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

مطابق ۱۱ ،ربیع الاول شریف۱۳۹۴ھ

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM